ادبیات

ہدیۂ عقیدت بدرگاہ سرورِ کائنات ﷺ

جناب احسان دانش

تو نے جہاں چراغِ صداقت جلائے ہیں — صدیوں کی تیرگی کے قدم ڈگمگائے ہیں
ماہ و نجوم ہیں ترے ممنونِ گردِ راہ — خالق نے تیرے نازِ نبوت اٹھائے ہیں
صد تحفۂ درود کے شایاں ہے تیری ذات — تجھ پر سلام عرشِ معظم سے آئے ہیں
تیرے غلام جا کے کھڑے ہو گئے جہاں — خضر و مسیح بڑھ کے اسی صف میں آئے ہیں
عقبیٰ بھی ہے وفورِ بصیرت کا اک مآل — باغِ بہشت، تیری محبت کے سائے ہیں
اصنام کانپ کانپ کے سجدوں میں گر پڑے — تو نے جب آ کے پرچمِ وحدت اڑائے ہیں
تیرے اصول، تیرے نشاں، تیری راہ پر — جو قافلے چلے وہی منزل پہ آئے ہیں
اللہ رے خلق، درپئے آزار تھے جو لوگ — تو نے بصد خلوص گلے سے لگائے ہیں
تیری گلی کی خاک میسر ہوئی جنھیں — تاجِ شہی کو کب کسی خاطر میں لائے ہیں
تو رحمتِ تمام ہے عالم کے واسطے — عالم تمام تیری شہادت کو آئے ہیں
اُن کو نہ قبر کا کوئی خطرہ نہ حشر کا — تیری پیمبری پہ جو ایمان لائے ہیں
حصے میں آئی ہے ترے تکمیلِ آگہی — تو نے حیاتِ نو کے طریقے سکھائے ہیں
فانوس دے دیئے ہیں خیال و شعور کو — یکسر دیارِ قلب و نظر جگمگائے ہیں
تیری نظر پہ فاش تھے اسرارِ آب و گِل — ذروں کو تو نے مہر و کواکب بنائے ہیں
مسدود کر کے موت کی ظلمت کے راستے — انوارِ زندگی میں سفینے بڑھائے ہیں
بندے بقیدِ ہوش خدا کہہ اُٹھے تجھے — ایسے بھی بعض وقت عقیدت میں آئے ہیں
اُتری ہے تجھ پہ عرش سے وہ آخری کتاب — جس میں حیات و موت کے جھگڑے چکائے ہیں
تو نے دلوں سے زنگ اُتارے ہیں اس طرح — پتھر تھے آئینوں کی طرح جگمگائے ہیں
ہر شعبۂ حیات کو دے دے کے وسعتیں — دولت سرائے وقت سے پردے اُٹھائے ہیں

میری دعائے خیر میں دانش وہ ہیں شریک
جو میرے آنسوؤں پہ کبھی مسکرائے ہیں